نئی نسل  نیا ادب

دو دفعہ کا ذکر ہے

اشتیاق احمد

اشتیاق پبلی کیشنز ۲/۹۵ نصیر آباد، سانڈہ کلاں، لاہور Ph. 321537



DO DAFFA KA ZIKAR HAI
BY
ISHTIAQ AHMAD

ISHTIAQ PUBLICATIONS
9/12 NASEERABAD, SANDA KALAN, LAHORE. PH: 32153?

Rs. 4-50

796 9005 01 00A

کمرہ دادا جانوں سے بھرا ہوا تھا اور ان کے درمیان ننھے میاں اکڑے بیٹھے تھے....

"ہاں تو ننھے میاں سناؤ کہانی.... اب دیر کس بات کی؟"

"آپ لوگ بھی تو اسی طرح دیر لگایا کرتے ہیں، اپنی شرطیں منوایا کرتے ہیں.... ننھے میاں دیکھو، کہانی کے دوران بولو گے نہیں، آرام سے بیٹھو گے، دوسرے بہن بھائیوں کو تنگ نہیں کرو گے، ان کے چٹکیاں نہیں بھرو گے، ورنہ کہانی کا مزہ نہیں آئے گا.... منواتے ہیں نا یہ سب باتیں، بلکہ آپ تو یہ بات بھی منواتے ہیں کہ درمیان میں پانی پینے کے لیے نہیں اٹھو گے....؟"

"ارے تو کیا تم بھی ہم سے اپنی شرطیں منوانا چاہتے ہو؟" ایک دادا جان بولے۔

"جی ہاں بالکل : ورنہ کہانی کا مزا نہیں آئے گا"

"اچھا بتاؤ.... کیا ہیں تمہاری شرطیں" دوسرے دادا جان بولے۔

"پہلی شرط یہ کہ آپ درمیان میں خوب اچھی طرح، بات بات پر بولیں گے"

"یہ کیا بات ہوئی اس طرح کہانی کیسے آگے بڑھے گی" تیسرے دادا جان بولے....

"کہانی آگے بڑھانا میرا کام ہوگا، آپ کا نہیں...." منے میاں بولے۔

"اچھا چلو، مان لیا.... اور کچھ"

"جب آپ کا پانی پینے کو جی چاہے، اٹھ کر جا سکتے ہیں.... اس دوران کہانی روک دی جائے گی"

"بہت بہت شکریہ.... بھئی شدید گرمی کے دن ہیں.... پیاس تو بار بار لگتی ہے نا...." چوتھے دادا جان بولے۔

"کہانی پر.... یا کہانی کے انداز یا کہانی کے جملوں پر اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو تو آپ شوق سے اپنا اعتراض پیش کر سکتے ہیں"

"اچھی بات ہے.... لیکن اس طرح کہانی بہت مشکل سے آگے بڑھے گی" پانچویں دادا جان بولے۔

"آپ اس بات کو چھوڑ دیں.... یہ میرا کام ہوگا، آپ کا نہیں.... آپ اپنا کام کریں گے، میں اپنا"

"اور اپنے بھائی بہنوں کو کوئی ہدایت نہیں دو گے" چھٹے دادا جان نے جھلا کر کہا۔

"انہیں کیا ہدایت کی ضرورت.... یہ تو پہلے ہی ہدایت یافتہ ہیں" منے میاں خوش ہو کر بولے۔

"ہاں، اور کیا" منے میاں کے بھائی اور بہن ایک ساتھ بولے۔

"اب تفصیل بہت ہو چکی.... کہانی بھی تو شروع کرو"

"ضرور کیوں نہیں.... پہلے تو پہلے دادا جان جائیں اور میرے لیے پانی کا ایک گلاس لے آئیں.... حلق سوکھ کر کانٹا ہو رہا ہے.... ایسی حالت میں کہانی کس طرح سنائی جائے گی"

"کیا کہا.... میں اور تمہارے لیے پانی لاؤں"

"کیوں دادا جان.... جب ہمیں کہانی سننا ہوتی ہے تو آپ کی ہر بات مانتے ہیں یا نہیں.... جو آپ منگواتے ہیں لا کر دیتے ہیں یا نہیں.... آپ تو اگلے دن لے جانے والے کاموں کے وعدے بھی لے لیتے ہیں.... کہ کل تم میرا یہ.... یہ اور یہ کام کرو گے اور ہم بے چارے کہانی کے مارے کیا نہیں کرتے.... بس یوں سمجھیں مرتے کیا نہ کرتے"

"اچھا بابا.... لاتا ہوں پانی" بڑے دادا جان اٹھتے ہوئے

بولے۔

"آپ بیٹھیں .... میں پانی لا دیتا ہوں" ان کے چھوٹے بھائی نے کہا۔

"جی نہیں .... ہم جائیں گے .... جس سے کام کہا جاتا ہے اسی کو کرنا چاہیے ٹھیک ہے نا دادا جان" منے میاں بولے۔

"بات ٹھیک ہے .... کوئی بات نہیں کل سمجھوں گا تم سے" دادا جان نے بُرا سا منہ بنایا اور پانی لینے چلے گئے۔

منے میاں اور ان کے بھائی بہن روزانہ کسی ایک دادا جان سے کہانی ضرور سنتے تھے .... دادا جان کے پانچ بھائی تھے .... گویا ان کے چھے عدد دادا جان تھے .... سب ایک جگہ مل کر رہتے تھے .... منے میاں وغیرہ کو کہانیاں سنا سنا کر تھک چکے تھے، لیکن ان کا شوق تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتا تھا ....

دادا جان اکثر ان سے کہتے کہ بھئی اب تو تم بڑے ہو چکے ہو .... کہانیوں کی کتابیں پڑھ لیا کرو، لیکن وہ کہتے .... نہیں .... جو مزا کہانی سننے میں ہے .... پڑھنے میں نہیں" اور اس طرح ہر روز سونے سے پہلے ان میں سے کسی ایک کو کہانی سنانا پڑتی تھی اور وہ مزے لے لے کر کہانی سنا کرتے تھے۔

لیکن آج دادا جانوں نے منے میاں کو گھیر لیا تھا اور فرمائش کی تھی کہ آج کہانی وہ سنائے گا اور باقی لوگ

سنیں گے ....

دادا جان پانی کا گلاس لیے اندر داخل ہوئے تو گلاس ذرا چھلک گیا .... منے میاں پر پانی کے قطرے گر گئے۔

"دادا جان — پانی ایسے لاتے ہیں"

"معاف کرنا بھئی .... ہاتھ ہل گیا .... بوڑھا ہوں نا"

"اوہ! اس بات کا تو خیال ہی نہیں رہا کہ آپ دادا جان ہونے کے ساتھ ساتھ بوڑھے بھی ہیں" منے میاں بولے اور پانی پینے لگے .... انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے تین سانس میں پانی پیا اور گلاس ایک طرف رکھ دیا۔

"اب ہم سب کہانی کا انتظار کر رہے ہیں" دوسرے دادا جان بولے۔

"بس اب میں شروع کرتا ہوں .... آپ لوگ بہت غور اور فکر سے کہانی سنیے .... بلکہ غم اور پریشانی سے بھی سنیں .... کوئی حرج نہیں ہو جائے گا"

"پتا نہیں کیسی باتیں کر رہے ہو منے میاں .... کہانی صرف مزے سے تو سنی جا سکتی ہے .... غور اور فکر، غم اور پریشانی سے بھلا کس طرح سنی جا سکتی ہے"

"اگر آپ اس طرح سننے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر میں بھی نہیں سناتا"

"اوہو... ایک تو تم بات بات پر اٹک جاتے ہو... اچھا بابا... سناؤ... ہم غور سے بھی سنیں گے اور شوق سے بھی۔ سچ... قسم... امی اور نہ جانے کس کس سے کہانی سنیں گے"

"یہ ہوا وعدہ نا": تیسرے دادا جان بولے۔

"یہ ہوئی نا بات": ننھے میاں خوش ہو گئے۔

"اب وقت ہی نکالتے رہو گے یا کہانی بھی شروع کرو گے":

"لیجیے جی... اب کہانی شروع کرنے لگا ہوں... سنیئے دو دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک..."

"کیا کہا... دو دفعہ کا ذکر ہے": تمام دادا جان ہی نہیں... اس کے بھائی بہن بھی چلا اٹھے...

"ہاں کیوں... اس میں حیرت کی کیا بات ہے":

"بھلا کوئی کہانی اس طرح بھی شروع ہو سکتی ہے کہ دو دفعہ کا ذکر ہے":

"لیکن کیوں نہیں ہو سکتی... یہ بھی تو بتایئے..." ننھے میاں بولے۔

"اس لیے کہ آج تک کوئی کہانی بھی اس طرح نہیں شروع ہوئی... نہ کسی نے شروع کی... تم شاید اس دنیا میں پہلے انسان ہو... جس نے کہانی اس طرح شروع کی ہے":

"کوئی بات نہیں... آج کہانی اسی طرح شروع ہو گی... سننا چاہتے ہیں تو سن لیں... ورنہ سنا دیں":

"اچھا بابا... سناؤ... تم تو کر دو گے ہمارے ناک میں دم":

"اب میں دم میں ناک تو کرنے سے رہا":

"میرا خیال ہے ننھے میاں ادھر ادھر کی باتوں میں ہی سارا وقت گزار دیں گے، اور کہانی نہیں سنائیں گے": دوسرے دادا جان بولے۔

"اگر یہ بات ہے تو آپ سن کر دیکھ لیں... آپ کو اس سے کیا غرض... کہانی کس طرح شروع ہو رہی ہے... جب کہانی مکمل ہو گئی۔ اس وقت آپ سے پوچھوں گا کہ کہانی کیسی تھی... اس وقت آپ اپنی رائے دیجیے گا":

"ہاں ٹھیک تو ہے": اس کے بہن بھائی ایک ساتھ بولے۔

"اچھا بابا سناؤ جیسے بھی سناتے ہو":

"دو دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا چلا جا رہا تھا... اس نے ایک آواز سنی... کوئی اس سے کہہ رہا تھا... سنو بیٹا... کیا تم میری مدد کرو گے" لڑکا رک گیا... اس نے دیکھا... اس کے سامنے ایک بہت بوڑھا آدمی کھڑا تھا... اس کے چہرے پر لمبی سفید داڑھی تھی... چہرے پر بے شمار جھریاں تھیں... لڑکے نے غور سے اس کی طرف دیکھا اور بولا:

"جی فرمائیے! آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟"

"کام میں یہاں نہیں بتا سکتا.... میرے ساتھ میرے گھر تک چلنا ہوگا۔"

"اور آپ کا گھر کہاں ہے.... یہاں سے کتنی دور ہے؟"

"بالکل نزدیک.... وہ سامنے۔" بوڑھے نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر چلیے۔"

بوڑھا اسے لے کر اپنے مکان میں داخل ہوا.... عجیب گندا سا مکان تھا.... یوں لگتا تھا جیسے زندگی بھر اس مکان کی صفائی کبھی کی ہی نہیں گئی.... چھتوں پر جالے چاروں طرف لگے تھے.... فرش پر مٹی ہی مٹی جمی تھی....

"کیا آپ کبھی اپنے گھر کی صفائی نہیں کرتے؟"

"یہ بات پھر بتاؤں گا کہ میں صفائی کیوں نہیں کرتا.... آپ پہلے میرا ایک کام کر دیں۔"

"اچھی بات ہے.... بتائیں کیا کام ہے؟"

"تم.... سکول میں یہ پڑھتے ہو نا.... کہ دوسروں کے کام آنا چاہیے.... اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور بہت ثواب ملتا ہے۔"

"جی ہاں! بالکل...."

"تو پھر اگر تم نے میرا کام کر دیا تو تمہیں بہت ثواب ملے گا۔"

"آپ کام بھی تو بتائیں.... میری والدہ نے مجھے سبزی لینے کے لیے بھیجا ہے اور اگر میں نے دیر لگائی تو وہ ناراض ہوں گی.... اس لیے جلدی سے کام بتا دیں۔"

"عالم جانتے ہو کیا ہوتا ہے؟"

"عالم.... علم جاننے والے کو کہتے ہیں۔" لڑکے نے کہا۔

"بہت خوب! مجھے ایک عالم کی ضرورت ہے.... جاؤ شہر کے سب سے اچھے عالم کو بلا کر یہاں لے آؤ۔"

"یہ کیا کام ہوا.... کیا آپ خود عالم کے پاس نہیں جا سکتے؟"

"نہیں جا سکتا.... اس کی خاص وجہ ہے.... بس اگر تم میرا یہ کام کر دو.... میں تمہیں انعام بھی دوں گا۔"

"انعام.... کیا انعام دیں گے؟" لڑکا جلدی سے بولا۔

"بس یہ نہ پوچھو.... جب میں تمہیں انعام دوں گا تو تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔"

"اس کا مطلب ہے.... پھر بند نہیں ہو سکیں گی۔" لڑکا گھبرا گیا۔

"اوہو.... بھئی میرا مطلب تھا، تم حیران رہ جاؤ گے۔"

"لیکن میری آنکھوں کا کیا بنے گا.... اگر وہ بند نہ ہوئیں تو میری امی جان مجھے بہت ماریں گی۔"

"اوہو کس مشکل میں پھنس گیا.... اچھا بابا.... میں تمہیں ایسا انعام دوں گا کہ تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اب تو خوش ہو نا"

"ہاں بالکل.... تو میں حاتم صاحب کو یہیں لے کر آؤں"

"تو اور کہاں لاؤ گے" بوڑھے نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"اچھی بات ہے.... میرا نام ریاض ہے.... اور آپ کا نام؟" لڑکا بولا۔

"بھم بھم" اس نے کہا۔

"یہ کیا نام ہوا.... ویسے سن کر مزا آیا.... کیونکہ ایک مٹھائی بھی تو ہوتی ہے اس نام کی" ریاض نے کہا۔

"اچھا تم جاؤ...." بوڑھے نے تنگ آ کر کہا۔

"لیکن میں پہلے بازار سے سبزی خرید کر اپنی امی کو دوں گا اس کے بعد آپ کے کام کے لیے نکلوں گا"

"اچھی بات ہے.... لیکن تم کسی سے اس بات کا ذکر نہیں کرو گے"

"کون سی بات کا"

"مجھ سے ملاقات کا اور جو کام میں نے تمہارے ذمے لگایا ہے اس کا"

"کیوں! کیا یہ کوئی خفیہ معاملہ ہے" ریاض نے پرجوش

انداز میں کہا۔

"ہاں! بہت خفیہ.... اس قدر خفیہ کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے"

"جب میں سوچ ہی نہیں سکتا تو پھر کیا کروں گا یہ کام کر کے"

"اوہو.... انعام جو ملے گا تمہیں"

"ہاں! یہ تو میں بھول ہی گیا"

یہ کہہ کر ریاض نے باہر کی طرف دوڑ لگا دی.... سبزی خرید کر وہ سیدھا گھر پہنچا۔

"ریاض! اتنی دیر کیوں لگائی.... تمہیں کتنی بار کہا ہے.... سیدھے جایا کرو، سیدھے آیا کرو.... تم درمیان میں کہاں رک گئے تھے" اس کی والدہ نے سخت لہجے میں کہا۔

"امی جان! راستے میں ایک بوڑھا مل گیا تھا.... اسے میری مدد کی ضرورت تھی.... آپ ہی نے تو تعلیم دی ہے کہ بوڑھوں اور کمزوروں کی مدد کرنی چاہیے"

"اوہ اچھا.... پھر تو ٹھیک ہے.... لیکن اسے کام کیا تھا تم سے" امی نے پوچھا۔

"ابھی اس کا کام میں کر نہیں سکا.... آپ کو سبزی پہنچانا تھی نا.... اب جا رہا ہوں اس کا کام کرنے کے لیے" اسے

یاد آگیا کہ بوڑھے نے کسی کو کچھ بتانے سے منع کیا تھا۔

"اچھی بات ہے.... جاؤ.... دوسروں کی مدد ضرور کرنا چاہیے" ماں نے کہا۔

اب ریاض گھر سے نکل کر سیدھا اپنی مسجد کے امام کے پاس گیا.... اس کے خیال میں تو وہی اس شہر کے عالم آدمی تھے....

"السلام علیکم.... مولوی صاحب...."

"آؤ بھئی ریاض.... کیسے آئے ہو؟"

"ایک بوڑھے آدمی کو آپ سے کچھ کام ہے"

"مجھ سے.... کیا کام ہے.... کہاں ہے وہ بوڑھا" مولوی صاحب بولے۔

"وہ اپنے گھر میں ہے.... آپ کو وہیں چلنا ہوگا اس لیے کہ وہ یہاں نہیں آسکتا"

"کیوں.... کیا وہ بہت کمزور ہے"

"نہیں.... چل پھر تو خیر وہ سکتا ہے.... لیکن یہاں نہیں آسکتا"

"تو پھر.... میں کیوں جاؤں" مولوی صاحب نے برا سا منہ بنایا۔

"اس لیے کہ اسے آپ کی مدد کی ضرورت ہے"

"میں نہیں جاتا.... کسی کے باپ کا نوکر ہوں کیا" مولوی صاحب نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہو.... مولوی صاحب.... آپ نے پچھلے جمعے کی تقریر میں تو کہا تھا.... دوسروں کے کام آنا چاہیے"

"ارے تو کیا کام آنے کا بس یہی طریقہ ہے.... کہ ان کے گھروں میں جا جا کر پوچھا جائے کہ ہاں جی.... کیا کام ہے"

"لیکن ایک مجبور آدمی اب کیا کرے.... آپ مہربانی فرما کر میرے ساتھ چلیے"

"مجھے کہیں جانے کی ضرورت نہیں.... جسے مجھ سے کام ہے وہ خود چل کر یہاں میرے پاس آئے" مولوی صاحب نے اکڑ کر کہا۔

ریاض مایوس ہو گیا.... وہ بھاگم بھاگ اس مکان میں پہنچا۔ بوڑھا موجود تھا۔

"بڑے میاں! اب میں کیا کروں.... مولوی صاحب یہاں نہیں آتے.... ان کا کہنا ہے.... جسے مجھ سے کام ہے، وہ خود آئے۔"

"مولوی صاحب کو لانے کے لیے میں نے کب کہا تھا...... میں نے کسی عالم کی بات کی تھی"

"آپ کو نہیں معلوم .... وہ بہت اچھے عالم ہیں :"

"اچھا تو ان سے جا کر کہو .... اگر وہ یہاں آ کر میری مدد کریں گے تو میں انھیں ایک اشرفی دوں گا :"

"کیا دیں گے : ریاض نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اشرفی .... یعنی سونے کا سکّہ :"

"لیکن ہمارے ملک میں سونے کے سکّے کب چلتے ہیں :"

"تم اس بات کو چھوڑو .... میرے پاس سونے کے بہت سکّے ہیں .... ان میں سے ایک میں تمھیں بھی دوں گا ، جب تم میری ملاقات عالم آدمی سے کرا دو گے :"

"اچھی بات ہے .... میں یہ بات مولوی صاحب کو بتاتا ہوں جا کر :"

یہ کہہ کر ریاض نے پھر باہر کی طرف دوڑ لگا دی .... مولوی صاحب اسے دیکھ کر چونکے۔

"تم پھر آ گئے ریاض .... ارے ہاں آج اب تک تمھارے گھر سے میرا کھانا نہیں آیا :"

"آج سبزی لانے میں دیر ہو گئی .... میری امی بس کھانا تیار کر ہی رہی ہیں :"

"اوہ_اچھا ! ہاں ! اب کیا ہے :"

"اگر آپ اس بڈھے کی مدد کریں گے نا .... تو وہ آپ

کو سونے کی ایک اشرفی دے گا :"

"اشرفی .... اس کے پاس کہاں سے آ گئی .... :"

"اس کا کہنا ہے کہ اس کے پاس تو بہت سی اشرفیاں ہیں :"

"اگر یہ بات ہے تو اس سے جا کر کہو .... میں پانچ اشرفیاں لوں گا .... تب کہیں جا کر یہاں آؤں گا۔"

"جی .... کیا کہا آپ نے .... پانچ اشرفیاں .... ریاض نے گھبرا کر کہا۔

"ہاں ! پانچ اشرفیاں : مولوی صاحب نے سخت لہجے میں کہا۔

"جی اچھا ! میں پوچھ آتا ہوں :"

یہ کہہ کر اس نے پھر دوڑ لگا دی .... اس بار وہ بڈھے کے گھر میں داخل ہوا تو ہانپ رہا تھا .... اس نے مشکل سے کہا :

"میں تو مر جاؤں گا دوڑ دوڑ کر :"

"اب کیا ہوا ؟"

"مولوی صاحب کہتے ہیں .... پانچ اشرفیاں لوں گا :"

"اچھی بات ہے .... پانچ ہی دوں گا .... لے آؤ تم انھیں :"

ریاض پھر مولوی صاحب کے پاس پہنچا..... اور بولا:

"مجھے مولوی صاحب: بڑے میاں آپ کو پانچ اشرفیاں دیں گے:"

"یہ ہوئی نا بات:"

مولوی صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ریاض کے ساتھ چل پڑے..... جوں ہی وہ اس مکان کے سامنے پہنچے گھبرا اٹھے اور بولے:

"یہ..... یہ..... یہ کیا..... یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو.....:"

"کیوں مولوی صاحب..... کیا بات ہے؟"

"تم مجھے اس مکان میں لے جانا چاہتے ہو:"

"ہاں بالکل:"

"پاگل کہیں کا:"

یہ کہہ کر مولوی صاحب نے اس کے سر پہ ایک چپت اسے مارا اور واپس مڑ کر تیز تیز قدم اٹھانے لگے۔

"ارے ارے..... آپ کو کیا ہوا مولوی صاحب..... آپ واپس کیوں جا رہے ہیں:"

"تمہارا دماغ خراب ہے..... بے وقوف..... تم تو مجھے موت کے منہ میں لے جا رہے تھے..... اور کہہ رہے تھے..... پانچ اشرفیاں ملیں گی:"

"موت کے منہ میں..... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں..... میں تو چھ سات مرتبہ اس گھر میں آ جا چکا ہوں:"

"تم پاگل ہو اور دوسروں کو بھی پاگل کر دو گے..... خبردار جو اب میرے پاس اس سلسلے میں آئے:"

ریاض دھک سے رہ گیا..... اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ آخر وہ ایک اور مولوی صاحب کے پاس پہنچا..... اسے ساری بات بتائی..... پانچ اشرفیوں کا سن کر مولوی صاحب فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ بلکہ ریاض نے تو ان کے منہ سے رال ٹپکتے بھی دیکھی۔

لیکن جوں ہی وہ اس مکان کے باہر پہنچے..... ان کا بھی وہی حال ہوا۔

"ارے..... یہ کیا..... بے وقوف..... الو..... گدھے..... یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو:"

"کیوں..... کیا ہوا؟"

"پاگل کہیں کا..... میری جان کے دشمن..... مجھے مروا کر تمہیں کیا ملے گا:" یہ کہہ کر مولوی صاحب فوراً پلٹ گئے۔

"اوہو..... آخر ہوا کیا ہے..... پتا بھی تو چلے:" ریاض نے تلملا کر کہا۔

"یہ پوچھو..... کیا نہیں ہوا؟"

"پہلے پھر بتا دیں" ریاض نے کہا۔
"کیا بتا دوں؟"
"وہ جو نہیں ہوا"
"تمہیں مذاق کی سوجھی ہے.... اور میں بال بال بچا ہوں۔
اگر کہیں میں سنبھل کر اس مکان کے اندر قدم رکھ دیا ہوتا
تو کیا ہوتا"
"کیا ہوتا.... کچھ بھی نہ ہوتا.... میں تو کئی بار اندر جا
کر باہر آ چکا ہوں"
"اب میں تمہیں کیا بتاؤں...."
یہ کہہ کر وہ مولوی صاحب بھی چلے گئے.... ریاض نے
اپنی کوشش جاری رکھی.... شام کو تھک ہار کر وہ اس مکان
میں داخل ہوا....
"کیا بات ہے.... بہت دیر لگا دی تم نے" بڈھے نے
برا سا منہ بنایا۔
"یہ آپ نے مجھے کیا کام بتایا ہے جناب" ریاض نے
جھنجھلائے انداز میں کہا۔
"لیکن کیا بات ہے؟"
"جو مولوی بھی اس مکان کے باہر آتے ہیں.... گھبرا کر
فوراً چلے جاتے ہیں.... اور یہ بات اب تک میری سمجھ میں

نہیں آئی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے.... سب آنے والے لوگ
آپ سے خوف زدہ کیوں تھے"
"یہی تو مشکل ہے"
"کیا لوگ اس مکان سے اچھی طرح واقف ہیں اور جانتے
ہیں کہ اس میں کون رہتا ہے؟"
"یہی کہا جا سکتا ہے.... وہ سب اس مکان سے بہت اچھی
طرح واقف ہیں"
"تب پھر آپ کو ان سے آخر کیا کام ہے"
"کام میں انہی لوگوں میں سے کسی کو بتا سکتا ہوں۔"
"اب میں آپ کے لیے مولوی کہاں سے لاؤں"
تھے میاں یہاں تک کہانی سنا کر رک گئے۔
"آخر وہ بڈھا کون تھا.... مولوی لوگ اس کے مکان
کے پاس آ کر ڈر کیوں جاتے تھے.... اور بھاگ کیوں کھڑے
ہوتے تھے" دادا جان نے بے چین ہو کر پوچھا۔
"پہلے آپ بتائیں.... آپ کو کہانی کیسی لگ رہی
ہے"
"دلچسپ تو خیر بہت ہے.... لیکن اب ہم جلد از جلد
یہ جان لینا چاہتے ہیں کہ یہ چکر کیا تھا"
"نہیں دادا جانو.... اب باقی کہانی کل سناؤں گا"

پھر کیا بات ہوئی؟

بس ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے.... آپ بھی تو بار بار یہی کہتے ہیں.... اب سو جاؤ.... باقی کہانی کل سن لینا۔

نہیں نہ کرو بھئی.... کہانی سناؤ.... مزا آرہا ہے۔

آ رہا ہے نا.... میرا بھی یہی خیال تھا کہ آپ لوگوں کو بہت مزا آئے گا.... ابھی اور آئے گا۔ ننھے میاں بولے۔

آئے گا تو تب نا.... جب تم کہانی جاری رکھو گے۔ تم تو ایک دم رک گئے ہو: دوسرے دادا جان بولے۔

اچھے.... میں آگے بڑھتا ہوں.... بوڑھے نے ریاض کی بہت تعریفیں کیں اور کہا،

ٹھیک ہے.... کسی سے ایک عالم آدمی ڈھونڈ لاؤ.... میں تمہیں بھی پانچ اشرفیاں دوں گا:

اور پہلے آپ کا ارادہ کتنی اشرفیاں دینے کا تھا؟

ایک: اس نے کہا۔

اچھے.... اس طرح انعام کی رقم تو بڑھی: ریاض خوش ہو گیا۔

ایک بار پھر وہ کسی مولوی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ آخر ایک جگہ اسے سفید داڑھی والے ایک مولوی صاحب نظر آگئے....

وہ ڈرتے ڈرتے ان کے پاس پہنچا۔

السلام علیکم.... مولوی صاحب:

وعلیکم السلام.... آؤ بیٹے.... کیا بات ہے:

آپ سے کچھ کام ہے:

ہاں کہو کیا کام ہے:

کیا دوسروں کی مدد کرنی چاہیے.... کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کر کے ثواب ملتا ہے:

ہاں بالکل: انہوں نے فوراً کہا۔

تو پھر میرے ساتھ چلیے.... ایک بوڑھے آدمی کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے:

کیا مطلب.... وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے:

یہ وہ خود بتائے گا.... لیکن ہے وہ بہت بھاری مصیبت میں:

مجھے کہاں جانا ہو گا:

میں آپ کو تانگے پر لے چلتا ہوں.... فاصلہ ذرا زیادہ ہے:

ایسی کوئی بات نہیں.... میرے پاس میری موٹر سائیکل ہے.... ہم اس پر چلیں گے:

وہ آپ کو پانچ اشرفیاں بھی دے گا۔

"کیا کہا.... پانچ اشرفیاں دے گا.... کس بات کی؟"

"دم کرنے کے پیسے ہیں:" بابا بولا۔

"نہیں بھئی.... اس صورت میں تو میں نہیں جاؤں گا۔"

"جی.... کیا مطلب.... آپ نہیں جائیں گے۔"

"ہاں! میں کسی لالچ کی وجہ سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا.... میں تو اپنے اللہ کی رضا کے لیے دوسروں کے کام کرتا ہوں.... میں ہرگز کوئی اشرفی نہیں لوں گا.... بلکہ میں تو ایک روپیہ بھی نہیں لوں گا۔"

"اور وہاں تک جانے آنے میں آپ کی موٹر سائیکل کا پٹرول خرچ ہوگا۔"

"پرواہ نہیں! اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بہت مہربانی ہے۔"

"ایسی بات ہے.... تو پھر چلیے.... لیکن آپ پہلے مولوی صاحب ہیں.... جو بغیر کسی لالچ کے ساتھ چلنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔"

"کیا مطلب.... کیا تم اس بوڑھے آدمی کے پاس اور مولویوں کو بھی لے کر گئے ہو...."

"ہاں جی.... مجبوری تھی۔"

"پھر کیا مولوی صاحبان اس بوڑھے کے کام نہیں آ سکے۔"

"نہیں.... وہ اس تک جانے سے پہلے ہی لوٹ گئے۔"

"آخر کیوں؟"

"آپ خود چل کر دیکھ لیجیے گا۔"

"بات کیا ہے؟"

"بات کا مجھے بھی نہیں پتا.... لیکن آپ وعدہ کر چکے ہیں۔"

"ہاں! وہ تو خیر میں چل رہا ہوں۔"

مولوی صاحب نے اسے موٹر سائیکل پر بٹھایا اور لے چلے.... بابا حیران تھا.... یہ کیسے مولوی صاحب ہیں، جو بغیر کسی لالچ کے چل کھڑے ہوئے ہیں.... اس سے پہلے تو تمام مولوی صاحبان صرف اشرفیوں کا نام سن کر آئے تھے.... ورنہ انھوں نے تو صاف انکار کر دیا تھا....

اسی سوچ میں گم وہ انھیں راستہ بتاتا رہا.... اور آخر وہ اس مکان کے سامنے پہنچ گئے۔

"تو بوڑھا یہاں رہتا ہے؟"

"ہاں!" اس نے کہا۔

"چلو! دروازے پر دستک دو۔"

"اس کی ضرورت نہیں۔ آپ میرے ساتھ اندر چلے آئیں۔"

"نہیں بھئی.... کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے

بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے اور نہ دستک دیے بغیر اندر
داخل ہونا چاہیے" مولوی صاحب بولے۔

"اچھی بات ہے.... میں دستک دے دیتا ہوں"

یہ کہہ کر باوا نے دستک دی .... فوراً ہی بڑھیا
کی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھلا ہے.... آ جائیں"

عین اسی وقت ایک آدمی تیر کی طرح ان کے
پاس آیا.... اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"مولوی صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں.... اس
مکان کے اندر نہ جائیے گا" اس نے تھر تھر کانپتی آواز
میں کہا۔

"کیوں.... کیا بات ہے" مولوی صاحب چونک کر
بولے۔

"سارے شہر میں یہ مکان شیطان کی طرح مشہور ہے....
اور آپ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں.... حیرت
ہے، تعجب ہے، افسوس ہے" اس نے کہا۔

"کیوں کیوں.... اتنی بہت سی باتیں آخر تمہیں کیوں
معلوم ہیں" مولوی صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ شاید میری بات کو مذاق خیال کر رہے ہیں—

خیر سنئے.... یہ مکان آسیب زدہ ہے.... اس میں ایک
جن رہتا ہے.... اس جن کی وجہ سے مالک مکان کب کا
اس کو چھوڑ کر جا چکا ہے.... اور کوئی یہاں آج تک
آباد نہیں ہو سکا.... جو بھی یہاں رہنے کے لیے آیا....
چیختا چلاتا بھاگ نکلا.... شروع شروع میں شہر کے قریب
تمام عاملوں کو باری باری یہاں لایا گیا.... تاکہ وہ اس جن
کو نکال دیں، لیکن کوئی عامل بھی جن کو باہر نکال نہ
سکا.... البتہ مولوی لوگوں کو ضرور بھاگتے دیکھا گیا اور اب
تو کوئی مولوی اس طرف کا رخ بھی نہیں کرتا"

"ہوں! تو یہ بات ہے.... مجھے ان باتوں کا اس لیے
علم نہیں کہ میں شہر میں چند روز پہلے ہی آیا ہوں....
خیر آپ فکر نہ کریں" یہ کہہ کر مولوی صاحب بڑھیا کی
طرف بڑھے:

"تم انسان ہو یا جن"

"جی! میں انسان ہوں"

"اور تمہیں کس انسان نے میرے پاس بھیجا تھا یا جن نے"

"ایک بوڑھا آدمی مجھے سڑک کے کنارے ملا تھا.... اب
میں نہیں جانتا وہ جن تھا یا آدمی.... لیکن آپ مہربانی فرما کر
اندر چل کر دیکھیں.... اس بوڑھے نے تو مجھے کچھ نہیں کہا، آپ

کہ وہ کیا کہے گا۔"

"اگر وہ جن ہے تو اسے کسی عامل کی ضرورت نہیں ہو
سکتی۔ عام لوگوں سے تو جن بہت ڈرتے ہیں۔۔۔ اور ان کے
نزدیک نہیں آتے۔"

"اس کا تو صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ انسان ہے۔" باقی
نے جلدی سے کہا۔

"ہاں! یہی بات ہے۔۔۔ آؤ اندر چلتے ہیں۔" یہ کہہ کر مولوی
صاحب آگے بڑھے۔

"مت جائیے۔۔۔ مت جائیے۔۔۔ آپ اپنے آپ کو خطرے
میں نہ ڈالیے۔"

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ ہمیں اندر کوئی خطرہ نظر نہیں
آ رہا۔۔۔ آؤ بھئی۔"

یہ کہہ کر مولوی صاحب اندر داخل ہو گئے۔۔۔ لیکن
اندر کی حالت دیکھ کر وہ گھبرا گئے۔

"حیرت ہے۔۔۔ یہاں کی تو شاید مدت سے صفائی نہیں
ہوئی۔"

"جی ہاں! یہ تو ہے۔"

"تب پھر وہ بوڑھا کوئی دراصل جن ہے۔" مولوی صاحب
نے پرسکون آواز میں کہا۔

"جی۔۔۔ نہیں۔" باقی گھبرا گیا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔۔۔ میں ایک جن ہوں۔" اس بڈھے
کی آواز مکان میں گونجی۔

انھوں نے چونک کر دیکھا۔۔۔ بوڑھا ان کے سامنے کھڑا
تھا اور مکان کا دروازہ خود بخود اندر سے بند ہو گیا تھا۔
باقی اور مولوی صاحب نے گھبرا کر ایک دوسرے کی
طرف دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، مولوی صاحب
مجھے یہ بات بالکل معلوم نہیں تھی۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"
مولوی صاحب مسکرائے۔

"مولوی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ لڑکے تم بھی بیٹھ جاؤ۔
میں آپ دونوں کو بالکل کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔
مولوی صاحب سے میری ایک درخواست ہے۔۔۔ اور اسی سلسلے میں
میں نے انھیں زحمت دی ہے۔۔۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ
یہ یہاں تشریف تو لائے۔۔۔"

"تم کیا چاہتے ہو۔۔۔ سنا ہے تم نے بہت سے انسانوں
کو ستایا ہے۔"

"میں نے نہیں ستایا۔۔۔ لوگ خود مجھے دیکھ کر ڈر کر بھاگے

بہت بری:

نہیں کیوں.... تم ابھی تک کیوں ڈرتے رہے ہو:

ایک جادوگر نے میری دنیا کی نظروں سے غائب ہونے کی طاقت چھین لی تھی.... اس وقت سے میں دنیا کی نظروں سے چھپ نہیں سکتا.... اور سب کو نظر آتا ہوں....:

تو دنیا کے سب ہی لوگ ڈرنے سے کیا ہوتا ہے.... اس صورت میں تو کسی کو تم سے ڈرنے کی بھی ضرورت نہیں:

جب کوئی عام آدمی میرے نزدیک آتا ہے تو میں انسان کا روپ کو بیٹھتا ہوں۔ جیسے کہ اب:

یہ کہہ کر اس نے اپنی چادر اتار دی.... ریاض اور مولوی صاحب کے منہ سے چیخیں نکل گئیں.... وہ ایک بہت خوفناک اور ہیبت ناک شکل والا جن تھا.... ان کے جسموں میں تھرتھری دوڑ گئی۔

تم دونوں کو مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں.... بس تم میری ایک مشکل آسان کر دو:

وہ کیا؟ مولوی صاحب نے خود پہ قابو پاتے ہوئے کہا۔

یہ.... یہ ایک عدد بوتل.... دیکھ رہے ہیں آپ اس کو:

ہاں: دیکھیں کیوں نہ.... یہ ایک بوتل ہے.... روح افزا کی.... شاید تمہیں روح افزا شربت پسند ہے:

نہیں: ایسی کوئی بات نہیں.... اس بوتل کے منہ پہ ایک کارک بھی لگا ہوا ہے...:

ہاں: ٹھیک ہے.... تو پھر: مولوی صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

اور کارک کے اوپر ڈھکنا بھی لگا ہے.... وہ یہ رہا۔

اچھا تو پھر؟ مولوی صاحب بولے۔

مجھے.... میں درخواست کرتا ہوں.... خدا کے لیے میری درخواست کو ٹال نہ دینا.... جن نے رو دینے والے انداز میں کہا۔

آخر وہ درخواست ہے کیا:

مجھے اس بوتل میں بند کر کے سمندر میں پھینک دو.... یا زمین میں دفن کر دینا.... ہاں: یہ زیادہ بہتر رہے گا.... زمین میں دفن کر دینا:

کیا کہا.... تم چاہتے ہو کہ تمہیں اس بوتل میں بند کر دوں۔ مولوی صاحب حیران رہ گئے.... ریاض بھی حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا.... اس نے کہانیوں میں یہ تو ضرور پڑھا تھا کہ جنوں کو جادوگر لوگ بوتلوں میں بند کر دیتے ہیں اور وہ ان

بوتلوں سے نکلنے کے لیے زور لگاتے رہتے ہیں۔ کسی انسان کی مدد حاصل کرنے کے لیے بے چین رہتے ہیں.... لیکن یہاں معاملہ بالکل الٹ تھا.... یہ جن تو خود ان سے کہہ رہا تھا کہ اسے بوتل میں بند کر دیا جائے.... اس کی خواہش نے انہیں چکرا کر رکھ دیا۔

'ہاں، یہی میری دلی خواہش ہے.... اگر ایسا کر دیں تو میں آپ کو پانچ اشرفیاں دوں گا.... اور اس لڑکے نے بھی میرے لیے بہت بھاگ دوڑ کی ہے.... لہٰذا پانچ ہی اسے دوں گا۔'

'کہاں ہیں اشرفیاں؟'

'اس مکان میں ایک جگہ چھپا رکھی ہیں میں نے.... اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے بوتل میں بند کر دو گے تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اشرفیاں کہاں ہیں۔'

'لیکن سوال تو یہ ہے کہ تم بوتل میں بند کیوں ہونا چاہتے ہو۔ وہ تو ایک طرح سے ساری زندگی کی قید ہو گی تمہارے لیے۔'

'ہاں.... میں جانتا ہوں.... لیکن اس آزادی سے قید کی زندگی اچھی۔'

'کیا مطلب؟'

'تم نے وہ کہانی تو سنی ہو گی.... تین لڑکے ایک دریا کی سیر کر رہے تھے.... کہ انہیں دریا میں ایک بوتل تیرتی نظر آئی۔ اس کے منہ پر ایک کارک تھا.... اس بوتل میں سے پتلی پتلی آواز باہر آ رہی تھی....

'نکالو.... مجھے اس بوتل میں سے نکالو!'

'بس میری آواز انہوں نے سن لی اور پھر بوتل پانی سے پکڑ کر اس کا کارک اتار دیا.... بس پھر کیا تھا.... بوتل میں سے دھواں نکلا اور پھر وہ دھواں جن بن گیا.... میں وہی جن ہوں۔'

'اچھا تو پھر؟'

'پھر یہ کہ اس کے بعد سے اب تک میں مصیبت بھری زندگی گزار رہا ہوں.... پورے شہر میں میں اکیلا جن ہوں.... دوسرے جن نہ جانے کہاں جا چھپے ہیں.... دنیا کے کسی کونے میں جا چھپے ہیں.... میں دوسرے جنوں کے ساتھ تو رہ سکتا ہوں.... انسانوں کے ساتھ نہیں.... تم انسانوں نے کیا سلوک کیا.... یہ بھی سن لو.... جن لڑکوں نے مجھے بوتل سے نکالا تھا.... انہوں نے اوٹ پٹانگ قسم کے کام مجھے شروع کر دیے.... کبھی کہتے.... یہ بوتل لے جاؤ.... اس میں کہیں سے مٹی کا تیل لے آؤ.... کبھی کہتے.... گھی کا ایک

علاوہ کہیں سے کوشش کر کے لاؤ..... کہیں سے گئے..... پانی کے
نل میں پانی نہیں آ رہا۔ کہیں سے پانی کی دو چار بالٹیاں
لا دو..... اب تم ہی بتاؤ..... کیا یہ کام کسی جن کے
کرنے کے ہیں..... جن کے کام تو یہ ہوتے ہیں..... جاؤ
فلاں بادشاہ کا محل اٹھا لاؤ..... فلاں ملک کی شہزادی
اٹھا لاؤ..... سونے چاندی کے ڈھیر لگا دو..... لیکن میرے
ایسے کام لوگوں نے لیے..... اور جب میں ان کے لیے
خرچ سے تیل کی ایک بوتل بھی نہ لا سکا تو انہوں نے
مجھے نکال دیا..... یہ کہہ دیا کہ اب میں آزاد ہوں۔ جہاں چاہوں
جا سکتا ہوں..... میں بھی ان سے تنگ آ چکا تھا..... پھرتا گھومتا
پھرتا اس مکان میں آ گیا..... اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ
اس مکان کے لوگ مجھ سے ذرا بھی نہ ڈرتے۔ مجھے اپنے ساتھ
رکھتے..... مجھ سے باتیں کرتے..... مجھ سے کہانیاں سنتے..... یا
مجھے کہانیاں سناتے..... لیکن ہوا کیا۔ وہ مارے ڈر کے بھاگ
گئے..... پھر یہاں کرائے دار آنے لگے..... جانے لگے..... اور
پھر کوئی بھی یہاں ٹک کر نہ رہ سکا۔ حالانکہ میں نے کسی
کو بھی کچھ نہیں کہا تھا..... اب ایک مدت سے میں یہاں
تنہا رہتا ہوں..... یہ بھی کوئی زندگی ہے..... یا تو اس گھر میں
دو چار جن اور جننیاں ہوں..... یا میں ان میں جا کر رہوں۔

یا پھر آپ مجھے پھر سے اس بوتل میں بند کر کے دریا میں پھینک
دیں..... کم از کم میں اس دنیا کی مصیبت سے تو نجات حاصل
کر لوں گا..... بوتل میں پڑا سوتا رہوں گا..... میری شکل
بھی اس قدر خوفناک ہے کہ کوئی انسان اپنے ساتھ رکھنے
کو تیار نہیں ہو گا۔ جنوں کی آبادی پتہ ہی نہیں کہاں
چلی گئی ہے..... شاید جن کے جدھر سینگ سماتے ہیں، ادھر
ہی چلا گیا ہے.....

"لیکن بوتل میں بند ہونے کے بعد بھی تو تم گھبراؤ گے.....
اور پھر بوتل سے نکلنا چاہو گے....." مولوی صاحب بولے۔

"نہیں..... ایک بار باہر نکل کر مزا چکھ تو لیا ہے.....
اب اور کیا مزا چکھوں گا۔"

"تم نے ادھر ادھر گھوم پھر کر اپنے بھائی بندوں کو
تلاش نہیں کیا..... میرا مطلب ہے..... جنوں کی کسی آبادی کو۔"

"بہت تلاش کیا..... لیکن شاید وہ بہت دور چلے گئے ہیں۔
اس کی ایک وجہ ہے۔" اس نے کہا۔

"اور وہ کیا؟" ریاض نے جلدی سے پوچھا۔

"پہلے پہل جن انسانوں کے درمیان ہی رہتے تھے..... پھر
ریلیں چل پڑیں..... ان کی سیٹیوں کی آوازوں نے جنوں کو
شہروں سے دور بھاگنے پر مجبور کر دیا..... لیکن ان حالات

ہیں انہیں زیادہ دور نہیں جانا پڑا تھا..... پھر ہوائی جہاز بجنے لگے..... ان کی آوازوں نے انہیں کچھ اور دور بھاگنے پر مجبور کر دیا..... اور اب تو حد ہو گئی ہے۔ جن یہاں تک کہ کر خاموش ہو گیا۔

"حد ہو گئی ہے..... کیا مطلب؟" ریاض نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں حد ہو گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ اب 'جیٹ' چلنے لگے ہیں..... ان کی آوازوں نے تو جنوں کو اس قدر دور جانے پر مجبور کر دیا ہے کہ اب وہ ڈھونڈے سے نہیں ملتے....."

"لیکن وہی 'جیٹ' کی آواز نے تمہیں بھاگنے پر کیوں مجبور نہیں کیا؟" ریاض نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کی وجہ ہے..... میں ایک زمانے تک بوتل میں بند رہا ہوں نا..... میرے کان بہت بڑی حد تک بند ہو چکے ہیں۔ تم دونوں کی آوازیں بھی مجھے بہت ہی مدھم مدھم آ رہی ہیں۔"

"ہوں..... مطلب یہ کہ تم چاہتے ہو..... میں تمہیں پھر سے بوتل میں بند کر دوں۔"

"ہاں اور اس کام کے لیے میں تمہیں دس اشرفیاں دوں

گا..... پانچ اس کی..... پانچ تمہاری؛" جن نے کہا۔

"اچھی بات ہے..... میں یہ کام ضرور کروں گا..... لیکن صرف تمہاری مدد کے لیے..... اشرفیوں کے لالچ میں آ کر نہیں۔"

"بہت بہت شکریہ..... اشرفیاں اس شیشی میں بھی موجود ہی ہیں۔"

"اوہ!" ریاض کے منہ سے نکلا۔

مولوی صاحب نے بوتل اپنے سامنے رکھ دی..... اس کا کارک نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور قرآن کریم کی آیات پڑھنے لگے..... ریاض ان کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ ان کا چہرہ سرخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"میاں جن..... اب تم اس دنیا میں چند گھڑیوں کے مہمان ہو..... اب دھواں بننے ہی والے ہو۔ اب بھی سوچ لو۔ اگر دنیا میں رہنے کا ارادہ ہو تو میں اس عمل کو ابھی روک سکتا ہوں۔"

"نن نہیں نہیں..... میں جب اس دنیا کے لوگوں کے کام ہی نہیں آ سکتا..... تیل کی ایک بوتل بھی تو لا کر دے نہیں سکتا..... گیس کا ایک سلنڈر لا کر دینا بھی میرے بس سے باہر ہے تو میں یہاں رہ کر کیا کروں گا..... مجھے تو

حیرت انسانوں پر ہے..... یہ انھی کا دل گردہ ہے..... کہ ان حالات میں بھی دنیا میں رہ رہے ہیں۔

"ہاں! دل گردے تو ہیں انسانوں میں ہوتے ہیں:" ریاض نے کہا۔

"تم میرا مطلب نہیں سمجھے:" جن نے جلدی سے کہا پھر وہ گھبرا کر بولا۔

"ارے ارے..... تم..... میں..... میں سکڑ رہا ہوں..... گیا میں دھواں بن رہا ہوں..... چلو اس دنیا سے نجات ملی.....:"

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ یک دم دھواں بن گیا اور پھر دھواں بوتل میں گھسنے لگا..... ریاض حیرت زدہ انداز میں اس منظر کو دیکھ رہا تھا..... آخر سارا دھواں بوتل میں سما گیا..... مولوی صاحب نے کارک اس کے منہ پر مضبوطی سے لگا دیا..... پھر ڈھکنا لگا دیا۔

"ہاں میاں..... اب بھی وقت ہے..... کیا تم اس بوتل سے نکلنا چاہتے ہو:"

"جی..... نہیں نہیں:" اس کی بہت باریک سی آواز سنائی دی۔

"اب چلیے اس قمیص میں سے اشرفیاں نکال لی جائیں:"

یہ کہہ کر مولوی صاحب نے درز میں بازو ڈال دیا۔ فوراً ہی ان کی انگلیاں اشرفیوں سے ٹکرائیں..... انھوں نے وہ ساری کی ساری اشرفیاں ریاض کو دے دیں۔ خود ایک بھی نہیں رکھی..... اگرچہ ریاض ان سے کہتا ہی رہا..... کہ نصف تو ان میں سے لے لیں، لیکن وہ نہ مانے..... اور بوتل اٹھا کر باہر نکل گئے۔

ریاض گھر سے نکلنے لگا تو اسے خیال آیا..... اسے بچی کا ابھی ایک اور کام کرنا ہے..... محلے والوں سے مکان کے مالک کا پتا پوچھ کر اس کے پاس جانا ہے اور اسے بتانا ہے کہ اب اس کا مکان بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی جن نہیں رہتا۔

اچانک اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے..... اسے وہ گھر خالی خالی محسوس ہونے لگا جب کہ پہلے اسے یہ احساس نہیں ہوا تھا: یہاں تک کہانی سنا کر بڑے میاں نے ان کی طرف دیکھا اور بولے:

"اب آپ کی سمجھ میں آیا کہ یہ کہانی ان الفاظ سے کیوں شروع ہوئی تھی..... "دو دفعہ کا ذکر ہے"..... اس لیے کہ ایک دفعہ کا ذکر تو اس وقت تھا جب جن کو بوتل سے نکالا گیا تھا۔ اور دوسری دفعہ کے ذکر میں اسے

بوتل میں بند کیا گیا:

دادا جان اب منے میاں کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے.... کیوں کہ ان کے خیال میں کوئی کہانی اسی جملے سے شروع ہو ہی سکتی تھی.... جب کہ منے میاں نے یہ بات ثابت کر دی تھی۔

